

آناد و خوش نوا  
 پرندوں کو میری  
 فریاد و فغاں چھی  
 معلوم نہیں ہوتی  
 لیکن میرے  
 ہونے میں کیا  
 بُرائی ہے ؟  
 میرا وجود انھیں  
 کیوں ناگوار  
 معلوم ہوتا ہے  
 حالانکہ میری  
 وجہ سے ان کی  
 آزادی اور  
 خوش نوائی کو  
 کوئی نقصان  
 نہیں پہنچتا ۔  
 ممکن ہے ،  
 میرزا غالب نے  
 باغ کی صرف  
 عام کیفیت  
 پیش نظر رکھتے

ہوا چہر چا جو میرے پانوں کی زنجیر بننے کا  
 کیا بے تاب کاں میں ، جنبش جو ہرنے آہن کو  
 خوشی کیا ، کھیت پر میرے ، اگر سو بار ابر آوے  
 سمجھتا ہوں کہ ڈھونڈے ہے ابھنی سے برق خرمن کو  
 وفاداری ، بشرط استواری ، اصل ایماں ہے  
 مرے بُت خانے میں تو کعبے میں گاڑو برہمن کو  
 شہادت تھی مری قسمت میں ، جو دی تھی یہ خو مجھ کو  
 جہاں تلوار کو دیکھا ، جھکا دیتا تھا گردن کو  
 نہ کُتا دن کو تو کب رات کو یوں بے خبر سوتا  
 رہا کھٹکانہ چوری کا ، دُعا دیتا ہوں رہزن کو  
 سخن کیا کہ نہیں سکتے کہ جو یا ہوں جواہر کے  
 جگر کیا ہم نہیں رکھتے کہ کھودیں جا کے معدن کو  
 مرے شاہ سلیمان جاہ سے نسبت نہیں ، غالب !  
 فریاد و جم و کیخسرو و داراب و بہمن کو

ہوئے یہ شعر کہ دیا ہوا اور ان کے سامنے کوئی خاص واقعہ نہ ہو ، لیکن جلد ہی  
 ہمارے ملک کی قومی زندگی میں کئی ایسے واقعات پیش آئے ، جن پر یہ شعر ٹھیک ٹھیک